فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم دوشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۱۱ ہجرۃ ۱۳۴۲ ہش | ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۲ ھ | ۱۱ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۰

حضرت صاحب کے لئے مکرر دُعا کی تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چند دن ہوئے میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دعائیہ نوٹ الفضل میں بھجوایا تھا اس نوٹ میں میں نے لکھا تھا کہ جو زائد بیماری حضرت صاحب کو لاحق ہوگئی تھی جس کا ذکر عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ کے نوٹ میں عملاً آچکا ہے اس میں اب افاقہ ہے مگر باوجود اس افاقہ کے یہ امر باعث تشویش ہے کہ حضور کی کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے اور ڈاکٹروں کے لئے نیز سب دیکھنے والوں کے لئے فکر اور تشویش کا موجب ہو رہی ہے پس دوست حضور کی صحت کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضور کے وجود میں ہمارے لئے خلافت ثانیہ کی برکات کو لمبا کرے۔ حضور کے لئے دعا کرنا نہ صرف ہر مخلص احمدی کا فرض ہے بلکہ دعا کرنے والے کے لئے خود بھی موجب برکت و رحمت ہے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۵/۶۳

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب کی ضبطی کا حکم سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے

اس حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔ احمدی جماعتوں کی طرف سے احتجاجی قراردادیں

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ حکم سے احمدی جماعتوں میں شدید اضطراب کی وسیع لہر دوڑ گئی ہے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ احتجاجی قراردادوں اور مراسلوں کے ذریعہ سے حکومت سے اپیل کر رہی ہیں کہ وہ اس غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم کو فوراً منسوخ کرے۔ چند ایک قراردادوں کا خلاصہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ لائلپور

۱۔ جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ کہ حکومت مذکور نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

(۲) کتاب مذکور آج سے تقریباً ۶۵ سال قبل شائع ہوئی اور ایک شخص سراج الدین نامی کے سوالات کا جواب دیا گیا۔ جو اسلام سے مرتد ہو کر اسلام پر گمراہ کن اعتراضات کرتا تھا۔ اور اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر اکناف عالم میں پہنچ چکے ہیں۔ اور آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور انگریزوں کی عیسائی حکومت کے عہد میں بھی یہ کتاب قانون کے خلاف شمار نہیں کی گئی۔ اس لئے حکومت کا کتاب مذکور کو ضبط کرنا سراسر ناانصافانہ اور غیر آئینی فعل ہے۔ اور جماعت احمدیہ ایک پابند قانون اور وفادار جماعت کے مذہبی حقوق میں مداخلت ہے۔ اور نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے والا ہے۔ اور کسی لحاظ سے بھی حکومت کا یہ اقدام عدل و انصاف کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ اجلاس حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جائے م تا کہ تمام دنیا کے احمدیوں کا اضطراب دور ہو اور عیسائیت کی بے جا حوصلہ افزائی نہ ہو اور دنیا کے اندر پاکستان کا نیک نام قائم رہے۔

(۳) اجلاس ہذا کے نزدیک حکم مذکور کو منسوخ کرنے میں حکومت کی سراسر بھلائی ہے اور اسے قائم رکھنا درست نہیں ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ لائل پور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کی ضبطی کے متعلق انتہائی قلق اور غیرت کا اظہار

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ مئی

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر عصر کے بعد سے شدید بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ حضور کی اس شدید بے چینی کا باعث یہ ہوا کہ کل حضور کی توجہ اس امر کی طرف بہت زیادہ رہی کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" ضبط کر لی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے سامنے بار بار انتہائی بے چینی اور قلق اور غیرت کا اظہار فرمایا اور یہ بھی دریافت فرمایا کہ جماعت اس بارہ میں کیا کر رہی ہے۔

آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر معلوم ہوتی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

عبد المنان خان کیلئے دعا کی تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم کو اکثر احباب جماعت جانتے ہیں۔ وہ بہت نیک بزرگ تھے اور سالہا سال تک سلسلے کی مخلصانہ خدمت بجا لاتے رہے اور جب ان کی زندگی ہی میں ان کے دو نوجوان بچے فوت ہوئے تو انہوں نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔

اب ان کا صرف ایک بچہ عبد المنان خان زندہ ہے جو نظارت بیت المال میں انسپکٹری کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ عبد المنان خان بارہ دن سے سخت قسم کے زہریلے بخار میں مبتلا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے اور اس کی بوڑھی والدہ پر رحم فرمائے اور اپنے دست قدرت سے عبد المنان خان کو شفا عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۹/۵/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۳ء

جماعتِ احمدیہ اور اشاعتِ اسلام

"احبابِ شہاب" کے مستقل عنوان کے زیر ہفت روزہ شہاب میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جو ذیل میں بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے :-

"انٹر کی اسلامی تاریخ :- پاک و ہند کی اسلامی تاریخ نامی کتاب جو اسی سال انٹر کے نصاب میں داخل کر گئی ہے ایسے مندرجات کی بھی حامل ہے جن سے مسلمان طلباء کے عقائد پر ضرب پڑتی ہے صفحہ ۱۸۵ پر تحریک احمدیت کے عنوان سے لکھا ہے کہ

"یہ تحریک غیر ممالک میں اشاعت اسلام کرتی ہے"

احمدیوں کے متعلق مسلمانوں کے جملہ مکاتیب فکر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کو تسلیم کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے جماعت احمدیہ جو تبلیغ کرتی ہے اسے اسلام کی تبلیغ کس طرح کہا جا سکتا ہے نیز جب انٹر کا طالب علم جن کی دینی معلومات محدود ہوتی ہیں اسے پڑھے گا تو وہ احمدیت کو ایک خادم اسلام تحریک سمجھنے لگے گا۔ اس طرح اس کے عقائد بگڑ جائیں گے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر ریاض الاسلام ڈاکٹر ایم اے رحیم (کراچی یونیورسٹی) اور ڈاکٹر عبد الحمید (گورنمنٹ کالج لاہور) جیسے ذمہ دار اصحاب کی تصنیف ہے اور اس کے بورڈ آف ایڈیٹرس کے چیئرمین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ہیں۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کتاب کو نصاب سے خارج کیا جائے یا پھر اس میں قادیانیوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اسے خارج کیا جائے۔
شہریار احمد۔ ناظم اخوان الطلباء کراچی"
(شہاب ۵ مئی ۱۹۶۳ء)

نہ معلوم اللہ تعالیٰ ان تعصب کے بیکار تیلوں کو کب سمجھ دے گا۔ جس بات کو قوم کے دو ذمہ دار مسلمانوں اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پائے کے مسلمان مقتدر انسان نے حق بات سمجھ کر تاریخ میں لکھا ہے وہ شہریار احمد ناظم اخوان الطلباء کراچی کو کیوں چھری کی طرح لگی ہے۔ یعنی مورخین مذکورہ بالا نے دیانتداری سے کیوں کام لیا ہے۔

جماعت احمدیہ نے اشاعتِ اسلام کے متعلق جو سرگرمیاں دکھائی ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ آج اسلام کا ہر فرزند جماعت کی ان خدمات سے اچھی طرح واقف ہے۔

رہا علمائے کرام کا فتویٰ تو شہریار احمد صاحب بتائیں کہ وہ کونسی جماعت ہے جس پر متفقہ طور پر علمائے کرام کا فتویٰ کفر نہیں لگا ہوا۔ اور اگر محض عقاید کا معاملہ ہے تو جماعت احمدیہ کے وہی عقاید ہیں جو اہل سنت والجماعت کے ہیں۔

تمام مسلمان ایک مہدی اور مسیح کی آمد کے قائل ہیں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں صرف یہ فرق ہے کہ احمدیوں نے ایک شخص کو وہ آنے والا مان لیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ اسی کی کوشش سے جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے اور یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر کا کام کر رہی ہے شہریار احمد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود نہ مانیں مگر وہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں سے تاریخی لحاظ سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں اور اس سے طلباء کے عقائد کس طرح بگڑ سکتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذکر سے طلباء کو بھی اشاعت اسلام کی تحریک ہوگی اور ان میں اکثر پکار اٹھیں گے کہ کاش وہ بھی یہ فخر حاصل کر سکتے مگر جو خود نہیں کر سکتے تو وہ کیڑے ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔

ربما یودّ الذین کفروا
لو کانوا مسلمین۔

یعنی اکثر وہ لوگ جنہوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے آرزو کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

تاریخی حقائق سے بد دیانتی برتنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا جن قوموں نے ایسا کیا ہے انہوں نے اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور آہستہ آہستہ ان کا نام و نشان دنیا سے مٹ گیا ہے۔ عزیزو! آپ حق کو دبانے سے دبا نہیں سکتے۔ اور نہ چھپانے سے چھپا سکتے ہیں۔ اب ہر مسلمان جانتا ہے کہ اشاعتِ اسلام کا کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے یہی وہ جماعت ہے جس نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلامی مشن قائم کئے ہیں اور عیسائی مشنوں کا ہر میدان میں جم کر مقابلہ کر رہی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے یورپ اور دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم متعدد زبانوں میں شائع کئے ہیں۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے افریقہ اور یورپ کے کفر کدوں میں مساجد تعمیر کی ہیں اور دن میں پانچ وقت اذان کا نعرہ بلند کر رہی ہے۔

پھر احمدیت کی کارگزاریوں کا آوازہ تو خوب آپ لوگوں کے گھروں کے اندر پہنچ چکا ہوا ہے آپ کے ہم مشرب اخبار "دعوت دہلی" کا ایک نوٹ ملاحظہ فرمائیے جو اس نے ایڈیٹر شہاب مولوی کوثر نیازی کی شان میں لکھا ہے :-

"جماعت اسلامی ہند کے نقیب معاصر دعوت (دہلی) کے ایڈیٹوریل سے سرخی "کام یا صرف فتویٰ" کے نیچے :-

...... اگر مختلف زبانوں کے ماہر ایک ہزار علماء بھی ہوں تو وہ صرف افریقہ میں بہت آسانی سے کھپ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء ڈھونڈھنے سے نہیں ملتے۔ البتہ ایسے علماء کی کمی نہیں جو اپنا جھیپ مٹانے کے لئے کام کرنے والوں میں کیڑے نکالتے ہیں اور فتوے لگا کر ان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاہور کے ایک جلسہ میں سیرت نبوی پر تقریر کرتے ہوئے ایک مولانا نے علماء کو مشورہ دیا ...... ایک دوسرا فریق یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ضرور انجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ اسکول کھولے جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان کے اخبار اور رسالے شائع کئے۔ عیسائیوں اور دہریوں کی کانفرنسوں میں پہنچ کر انہیں اسلام سے روشناس کرایا۔ ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں۔ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا مگر اس طبقے کے بارے میں انہی مولانا صاحب کا ارشاد ہے کہ "جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں"۔ گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنے والوں پر فتوے جوڑتے رہیں"۔

المنبر لائلپور کا ایک اقتباس

کچھ سوچئے تو سہی

"سالِ نو کے لئے ہمارے پیارے امام نے اپنی طرف سے اس مبارک تحریک میں گیارہ ہزار تین سو روپے کا گرانقدر وعدہ پیش فرمایا ہے اور یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ربوہ کے اس سالانہ اجتماع انصار اللہ میں اعلان ہونے کے بعد چند گھنٹوں میں ہی مبلغ ۱۹۱۰۰ کے وعدے پیش ہو گئے اور یہ امر پھر ایک بار ثابت ہو گیا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی گھٹی میں قربانی کا جذبہ اور اسلام کی سربلندی کی تڑپ ملی ہوئی ہے"۔

یہ الفاظ ہیں وکیل المال تحریک جدید قانون" کی ایک اپیل کے جو انہوں نے خلیفہ محمود احمد صاحب کی جاری کردہ "تحریک جدید" کے ۲۸ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جماعت سے کی ہے"

.... اس تحریک کے تحت پاکستان ہندوستان جرمنی افریقہ اور دوسرے مسلم و غیر مسلم ممالک میں قادیانی مراکز قائم ہیں اور وہ رات دن اس کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیوں مسلمانوں اور دوسری اقوام کو قادیانی بنائیں۔

یہ لوگ اس کام کے لئے زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اپنی اولادیں وقف کرتے ہیں۔ کتابیں چھاپتے ہیں۔ ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں۔ قریہ قریہ بستی بستی گھوم پھر کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب ہائی کورٹ میں پنجاب کے فسادات کی انکوائری ہو رہی تھی تو مسلمان جماعتیں اور افراد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں خلیفہ محمود صاحب کی تحریروں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے ثبوت پیش کر رہے تھے اور ٹھیک انہی دنوں قادیانی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ہائی کورٹ اور انکوائری عدالت کے سربراہ جسٹس محمد منیر صاحب اور اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مرحوم کی خدمت میں قرآن مجید کا جرمنی یا ڈچ ترجمہ پیش کیا تھا۔ جو اسی زمانہ میں شائع ہوا تھا۔ اور اسی بنا پر مسٹر محمد منیر صاحب بار بار مسلمانوں کے نمائندوں سے سوال کیا کرتے کہ آپ لوگوں نے قرآن مجید کے کتنے تراجم غیر ملکی زبانوں میں کئے ہیں۔ اور آپ کا نظم غیر مسلم اقوام سے آشنا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے
(المنبر۔ لائلپور)

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اخبار اصلاح سرینگر حال چک ۸-۲۰ ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے ضعف قلب اور سر میں چکروں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔
بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے

عیسائیت کا سحر باطل کر دکھانے میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا عظیم الشّان کارنامہ

کتاب کی ضبطی سے متعلق حکومتِ مغربی پاکستان کا انتہائی غیر دانشمندانہ اقدام

مسعود احمد خان دہلوی

(۱)

اُنیسویں صدی کے وسط تک دنیا کے اُن تمام علاقوں میں جہاں مسلمان آباد تھے ایسے روح فرسا حالات پیدا ہو چکے تھے کہ جن میں مسلمانوں ہی کا نہیں بلکہ خود اسلام کا صفحۂ ہستی سے نابود ہونا یقینی نظر آ رہا تھا۔ اِن حالات کا سب سے زیادہ تاریک اور بھیانک پہلو یہ تھا کہ جہاں ایک طرف مغرب کی عیسائی طاقتیں دنیا بھر میں غالب آ کر مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو کالعدم کئے دے رہی تھیں وہاں دوسری طرف عیسائی طاقتوں کے سیاسی غلبہ و استیلاء کی آڑ میں عیسائی پادریوں اور مشنریوں کے غول کے غول دنیا میں پھیل کر عیسائیت کا اس زور شور اور شد و مد کے ساتھ پرچار کر رہے تھے کہ ہر خطۂ زمین میں مسلمان ہزاروں ہزار کی تعداد میں اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائی مذہب اختیار کرتے چلے جا رہے تھے۔ عیسائیت کی یہ روز افزوں ترقی اور نہایت وسیع پیمانے پر اس کا یہ فروغ ایک دنیا کو یہ باور کرا رہا تھا کہ اب مسلمانوں کی سیاسی طاقت ہی کی نہیں بلکہ دنیا سے خود دین اسلام کی صف لپٹنے والی ہے۔ ہر چند کہ مغربی طاقتوں کے سیاسی تفوق اور غلبہ و استیلاء کے باعث اسلام اور مسلمانوں کے لئے بیک وقت ساری دنیا میں یکساں طور پر انتہائی خطرناک حالات رونما ہو چکے تھے تاہم علی الخصوص متحدہ ہندوستان میں عیسائی پادریوں اور مشنریوں کی بے پناہ یلغار کے باعث اسلام اور مسلمانوں کی ہستی کے لئے جو خطرۂ عظیم پیدا ہو چکا تھا وہ بلائے بے درماں سے کسی طرح کم نہ تھا۔ یہاں انگریزوں کے تسلط کے ساتھ ساتھ عیسائی پادریوں اور مشنریوں نے جو اُدھم مچا رکھا تھا اور اس کے جو روح فرسا نتائج رونما ہو رہے تھے اُن کے تصور سے آج بھی بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

ایک طرف تو عیسائی پادریوں کی طرف سے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسی ایسی دلآزار کتابیں شائع ہو رہی تھیں کہ درد مند مسلمانوں کے سینے چھلنی ہوئے جا رہے تھے اور دوسری طرف عیسائی پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور بہتان تراشیوں سے متاثر ہو کر مسلمان گھرانے اس کثرت سے دین مسیحی قبول کر رہے تھے کہ ہر درد مند مسلمان کی آنکھیں رہ رہ کر آسمان کی طرف اُٹھ رہی تھیں اور ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ اب اسلام کا کیا بنے گا۔ عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے خلاف نہایت کثرت کے ساتھ جو انتہائی گندی اور دلآزار کتابیں شائع ہو رہی تھیں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ان میں سے بعض کا تذکرہ یہاں بے محل نہ ہوگا۔ سب سے پہلے پادری رانکلین نے ۱۸۴۵ء میں "دافع البہتان" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو مشن پریس الٰہ آباد میں طبع ہوئی۔ ۱۸۶۷ء میں پادری راجرس کی کتاب "تفتیش الاسلام" طبع ہو کر منظر عام پر آئی۔ ۱۸۷۳ء میں ماسٹر رامچندر عیسائی نے "مسیح الدجال" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔ ۱۸۸۳ء میں پادری ٹھاکر داس نے "سیرۃ المسیح والمحمد" کے زیر عنوان ایک کتاب لکھی۔ ۱۸۸۹ء میں اسی پادری نے "ریویو براہین احمدیہ" کے نام سے ایک اور کتاب شائع کی۔ اسی زمانہ میں ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی کتاب "اندرونہ بائیبل" شائع ہوئی۔ اور واشنگٹن اروِنگ کی کتاب "لائف آف محمد" کا اردو ترجمہ رلیا رام گھولاٹی نے لاہور سے شائع کیا۔ ۱۸۸۷ء میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے "نبی معصوم" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی جو امریکن مشن پریس لدھیانہ میں چھپی۔ ۱۸۹۱ء میں کرسچین مشن ریواڑی نے پادری ولیم کی کتاب "محمد کی تواریخ کا اجمال" شائع کی۔ یہ سب کتابیں جو ہم نے نمونۃً یہاں درج کی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی گستاخیوں اور گندی گالیوں پر مشتمل تھیں اور ان میں اس درجہ دلآزاری سے کام لیا گیا تھا کہ انہیں پڑھ کر درد مند مسلمان تڑپ اُٹھے اور ان کے سینے چھلنی ہو ہو گئے۔ عیسائی پادریوں میں سے سب سے زیادہ بدزبان پادری عماد الدین تھا۔ یہ شخص خود اپنے بیان کے مطابق قرآن و حدیث کا عالم تھا اور مسلمان ہونے کی حالت میں سالہا سال تک آگرہ کی جامع مسجد میں وعظ کہتا رہا تھا۔ اس نے ۲۹ اپریل ۱۸۶۶ء کو بپتسمہ لیا اور عیسائی مذہب قبول کرنے کے بعد چند سال کے اندر اندر اسلام کے خلاف ۲۸ نہایت دلآزار کتابیں لکھیں۔ اس کی یہ کتابیں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کیں اور انہیں ملک کے طول و عرض میں خوب پھیلایا۔ اس شخص کی تصانیف اس قدر دلآزار کلمات سے مملوء تھیں کہ خود بعض عیسائیوں نے اسے ملامت کی اور "شمس الاخبار" لکھنؤ نے جو پادری کریون صاحب کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا اپنی ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۵ء کی اشاعت میں لکھا کہ "اگر ۱۸۵۷ء کی مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بیہودہ گوئیوں سے ہوگا"۔

الغرض اُس وقت عیسائی پادریوں کی طرف سے بڑی کثرت سے اسلام کے خلاف نہایت گندی اور دلآزار کتابیں شائع ہو رہی تھیں اور انہیں نہایت منظم طریق پر ملک کے کونے کونے میں پھیلایا جا رہا تھا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ گویا عیسائیت کا ایک سیلاب اُمڈا چلا آ رہا ہے جو نعوذ باللہ اسلام اور مسلمانوں اور ان کی ہستی کے ایک ایک نقش کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائیگا۔ عیسائیت کے اِس سیلاب بلاخیز کی وجہ سے باقی دنیا کی طرح ہندوستان میں بھی جو روح فرسا حالات رونما ہو چکے تھے ان کا خود پادری عماد الدین نے اپنی کتاب "خط شکاگو" مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں ذکر کیا۔ اُس نے ہندوستان میں دینِ مسیحی کی فتوحات کا نہایت درجہ تعلّی آمیز پیرائے میں ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کے وہ نامی گرامی خاندان گنوائے جنہوں نے اسلام ترک کر کے اپنے عیسائی ہونے کا بانگِ دہل اعلان کیا تھا۔ اسی پر بس نہیں اُس نے اپنی اس کتاب میں ۱۰۶ ایسے مشہور و معروف مسلمانوں کے نام اور پتے بھی درج کئے جنہوں نے نہ صرف خود عیسائی مذہب قبول کیا تھا بلکہ عیسائیت کو مسلمانوں میں فروغ دینے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں وقف کر ڈالی تھیں۔ ناموں کی اس طویل فہرست پر نگاہ ڈالنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان میں عالمِ دین بھی ہیں اور حافظِ قرآن بھی مختلف علاقوں میں اثر و رسوخ رکھنے والے ذی ثروت رؤسا بھی ہیں اور بڑے بڑے عہدیدار اور جاہ و منصب کے مالک بھی۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ ان میں بعض ایسے نام بھی شامل ہیں جو آلِ رسول کہلانے والے یعنی خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے۔ پادری عماد الدین نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے نہایت درجہ تعلّی آمیز پیرائے میں یہ پیشگوئی بھی کی کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب ڈھونڈے سے بھی برصغیر میں کوئی مسلمان نظر نہ آئے گا۔ انگلستان کی طرح پورے ملک میں ہر طرف عیسائی ہی عیسائی ہوں گے اور صرف وہی لوگ اسلام سے چمٹے رہیں گے جنہیں "شرارتِ نفسانی" ایسا کرنے پر مجبور کرے گی۔ چنانچہ اس نے لکھا۔

"کسی وقت یہ ملک ملکِ انگلستان کی مانند ہونے والا ہے۔ ہمارے مخالف ہندو، مسلمان و دیانندی و نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلاویں اور زبان درازیاں کریں وقت چلا آتا ہے کہ یہ نہ دار ہونگے صرف مسیحی دینداری یہاں ہوگی یا شرارتِ نفسانی کے لوگ ملیں گے۔" (خط شکاگو صفحہ ۶)

عین اسی زمانہ میں امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر جان ہنری بیروز ڈی ڈی نے ہندوستان کا طوفانی دورہ کر کے اسلام کے خلاف بڑے ہی لاف زنی لیکچر دیئے۔ ہندوستان میں اُس وقت عیسائیت کو جو فتوحات حاصل ہو رہی تھیں ان پر بغلیں بجاتے ہوئے انہوں نے ایک نہایت ہی دلخراش اعلان بھی کیا۔ انہوں نے کہا:-

"اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اِس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال اُس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ بالآخر صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گی اور بالآخر وہاں اس صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

(۲)

عین اُس زمانہ میں جبکہ اسلام کے خلاف عیسائیوں کی یلغار اِس انتہا کو پہنچ چکی تھی اور اسلام صرف چند دن کا مہمان نظر آ رہا تھا۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ عیسائیت کی اِس بے پناہ یلغار کے مقابلہ میں اسلام کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو کر

میدان میں نکلے۔ آپ نے اسلام کی صداقت کے ایسے زبردست دلائل پیش کئے اور مروجہ عیسائیت کا یکسر باطل ہونا اس شد ومد کے ساتھ ثابت کیا کہ خود عیسائی پادریوں کو لینے کے دینے پڑ گئے آپ نے اپنی بیش بہا کتب میں خدائی الہامات اور اُس کی خاص تائید ونصرت کے ماتحت دنیا کے سامنے ایسا علمِ کلام پیش کیا کہ عیسائیت کا سب سحر باطل ہو کر رہ گیا اور مسلمانوں کے وہ خاندان جو دھڑا دھڑ عیسائی ہو رہے تھے اس کے دامِ تزویر میں پھنسنے سے بچ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار یکدم رک گئی۔ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی طرف سے اسلام کے اِس کامیاب دفاع پر پادری تلملا اٹھے۔ انہیں محسوس ہو گیا کہ جماعتِ احمدیہ کی شکل میں عیسائیت کے خلاف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کرنے والی ایک زبردست جماعت پیدا ہو رہی ہے جو ساری دنیا کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے سبھی منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دے گی چنانچہ ۱۸۹۴ء میں جب لندن میں پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تو لارڈ بشپ آف گلوسسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے احمدیت کے متعلق نہایت درجہ تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے دنیا بھر کے عیسائیوں کو ان الفاظ میں خبردار کیا۔ انہوں نے کہا:۔

> "اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرہ میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں ۔۔۔۔۔ یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر محمد کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ تعریض قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات پر کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"
>
> (دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے کامیاب دفاع اور زوردار جوابی حملہ پر جہاں ایک طرف پادری صاحبان تلملا اٹھے وہاں دوسری طرف پوری مسلمان قوم نے آپ کی اِس عظیم الشان اسلامی خدمت کو بنظرِ استحسان دیکھا حتیٰ کہ آپ کے مخالفین نے بھی آپ کے اِس بے مثل کارنامے کو سراہا اور علی الخصوص اِس معاملہ میں آپ کو نہایت زوردار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات پر قومی پریس نے جو تعزیتی نوٹ شائع کئے ان کے بعض اقتباسات ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ اخبار کرزن گزٹ کی اشاعت یکم جون ۱۹۰۸ء میں مرزا حیرت دہلوی نے دفاعِ اسلام کے ضمن میں آپ کی عظیم الشان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

> "مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفینِ اسلام کو دئے گئے ہیں آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا ۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اِس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اِس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں!"

اسی طرح اخبار "صادق الاخبار" ریواڑی نے حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی اِن عظیم الشان خدمات کا ان الفاظ میں اعتراف کیا:۔

> "چونکہ مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفینِ اسلام کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر انہیں ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حقِ حمایتِ اسلام کماحقہٗ ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا (اس لئے) انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین، فاضل اجل، عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے!!"

نیز اخبار وکیل امرتسر نے دفاعِ اسلام کے ضمن میں آپ کی عظیم الشان خدمات کو سراہتے ہوئے اِن زوردار الفاظ میں آپ کو خراجِ عقیدت پیش کیا:۔

> "غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اُس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔" (اخبار وکیل ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

الغرض حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیگر ادیان کے بالمقابل اسلام کی مدافعت کا فریضہ اِس شان سے ادا کیا اور اسلام کی حمایت اور دیگر ادیان کی تردید میں ایسا عدیم النظیر لٹریچر پیدا کر دکھایا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے اور سب ہی نے آپکی اِس عظیم الشان خدمت کو جی بھر کر سراہا اور یہاں تک لکھا کہ اِس رفیع الشان خدمتِ اسلام کی وجہ سے آنیوالی نسلیں آپکی گرانبارِ احسان رہیں گی اور آپ کا پیدا کردہ لٹریچر آپکی یادگار کے طور پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ اِس میں کیا شک ہے کہ آپ کا پیش کردہ علمِ کلام ایسا موثر، بابرکت اور انقلاب انگیز ثابت ہوا کہ نہ صرف اُس وقت ہندوستان کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے سبھی منصوبے خاک میں مل گئے بلکہ اِسی عدیم النظیر لٹریچر اور علمِ کلام کی مدد سے خود مغرب کے عیسائی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار ہوئی۔ چنانچہ آپکی قائم کردہ جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں نومسلموں کی نہایت مخلص جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ یہ لاکھوں نومسلم اسی علمِ کلام کی برکت سے عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں اور برابر ہو رہے ہیں۔

(۳)

انیسویں صدی میں عیسائیت کی بے پناہ یلغار اور اس کے نتیجے میں رونما ہونیوالے ہوش ربا حالات، مسلمانوں میں خوف وہراس اور حسرت ویاس کی کیفیات، اور اس کے بعد عیسائیت کے بالمقابل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اسلام کی کامیاب مدافعت، عیسائیت کی شکست فاش، اور مسلم زعما کی طرف سے آپکی عظیم الشان خدمات کا اعتراف ۔ اِن سب باتوں کو سلسلہ وار پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِس تاریخی پس منظر کی روشنی میں اگر حکومتِ مغربی پاکستان کے ایک حالیہ اقدام کا مطالعہ کیا جائے تو ناطقہ سر بہ گریباں والا معاملہ پیش آئے بغیر نہیں رہتا۔ ہماری مراد حکومتِ مغربی پاکستان کے اُس حالیہ حکم سے ہے، جس کی رو سے اُسنے تائید وحمایت کا ذرا بھی پاس نہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو اِس بناء پر ضبط قرار دیا ہے کہ اس سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہے یہ کتاب پہلی بار ۱۸۹۷ میں شائع ہوئی تھی اور ہوئی بھی تھی خود ایک عیسائی کے اعتراضوں کے جواب میں۔ اسلام کے حق میں اِسکی بنیادی افادیت کے پیشِ نظر اس عرصہ میں اسکے سات کے قریب ایڈیشن شائع ہوئے۔ گزشتہ ۶۶ سال کے عرصہ میں تو منافرت کا سوال پیدا نہ ہوا حتیٰ کہ اِس طویل عرصہ میں خود عیسائیوں نے کسی ایک موقع پر بھی اسے اِس بناء پر قابلِ اعتراض نہ گردانا۔ آج یکایک منافرت کے بہانے اِس پر پابندی لگانا ایک ایسا ناروا فعل ہے جسکی کوئی وجہ جواز موجود نہیں ہے۔ یہ کتاب بھی اسلام کی تائید میں آپکی بے نظیر کتابوں میں سے ایک ہے جو اطراف وجوانبِ عالم میں ہزاروں ہی نہیں لاکھوں عیسائیوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا موجب بن چکی ہیں اور جن کے مطالعہ سے ہر رنگ ونسل کے لوگ برابر اسلام کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ اِسکی اشاعت پر پابندی لگانا در اصل اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم میں مزاحم ہونے اور خود ایک اسلامی ملک میں عیسائیت کو تقویت پہنچانے اور عیسائی پادریوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے اور انہیں ایک ایسا ناروا اور ناجائز تحفظ عطا کرنے کے مترادف ہے جس کا وہ خود انگریزوں کی عیسائی حکومت کے دور میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کجا یہ کہ ایک اسلامی ملک کی صوبائی حکومت انہیں سراسر یہ ناجائز تحفظ عطا کرے اور کرے بھی اسلام کے مفاد کو نقصان پہنچا کر۔ العجب ثم العجب! ۔ جن مسلم زعماء نے انیسویں صدی کے نصف آخر میں عیسائیت کی بے پناہ یلغار اور عیسائی پادریوں کی دل آزاریوں سے پیدا ہونیوالے حالات بچشمِ خود دیکھے تھے وہ تو یہ کہتے ہوئے اِس جہان سے گزر گئے کہ آنیوالی نسلیں دفاعِ اسلام کے ضمن میں مرزا صاحب کی عظیم الشان خدمت کی بناء پر ہمیشہ انکی گرانبار احسان رہیں گی اور جب تک مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ انکے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے اسلام کی حمایت میں مرزا صاحب کا پیدا کردہ لٹریچر انکی یادگار کے طور پر قائم رہے گا۔ اب اگر آنیوالی نسلوں میں سے ہی اسلام کے نام پر قائم ہونیوالی کوئی حکومت اِس لٹریچر کی ضبطی کا حکم صادر کرے تو اس سے بڑھ کر افسوس کا مقام اور کیا ہو گا۔

بجز اِس کے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ حکومت مغربی پاکستان کا یہ سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ اقدام غلط فہمی یا بے خبری پر مبنی ہو۔ مزید برآں اگر دیکھا جائے تو یہ اقدام خود عیسائیوں کے اپنے مفاد کے بھی خلاف ہے کیونکہ اگر اسلام کے دفاع اور اسکی تائید میں کتابوں پر پابندی لگ سکتی ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ بائیبل جو بہت سی خلاف اخلاق اور دل آزار باتوں پر مشتمل ہے اُس پر پابندی نہ لگائی جائے۔ ہم نہایت شدت کے ساتھ حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ گذشتہ ایک صدی کے تاریخی پس منظر کو فراموش نہ کرے اور اسلام اور پاکستان کے مفاد کی خاطر اپنے فیصلے پر فوری طور پر نظرِ ثانی کر کے اس غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ حکم کو واپس لے اور اس طرح عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کر کے دنیا میں اشاعت اسلام کی راہ میں مزاحم نہ ہو۔

جماعت احمدیہ اور اس کی خصوصیات

مشرقی پنجاب (بھارت) سے شائع ہونیوالی ایک کتاب میں جماعت احمدیہ کا ذکر

حال ہی میں مشرقی پنجاب (بھارت) میں "پنجاب" کے نام سے پنجابی زبان میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کے مؤلف پروفیسر گنڈا سنگھ صاحب ایم اے ہیں۔ اس کتاب میں ۱۸۴۹ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک کے مشہور حالات لکھے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اس کتاب کے صفحہ ۱۶۸ پر جماعت احمدیہ کے حالات و کوائف پر جو نوٹ لکھا گیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک مشہور مذہبی جماعت ہے۔ یہ انیسویں صدی کے آخری دنوں میں ظہور پذیر ہوئی۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (۱۸۳۵ء–۱۹۰۸ء) نے ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی۔ مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا اعلان ان الفاظ کے ذریعہ سے کیا۔

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی سے اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا قدیم اور غیر متغیر ہے۔ اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا۔ جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید، جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہیں۔ میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔ اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں۔ مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۱)

مرزا صاحب نے جب اپنا مشن شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے اس کی مخالفت کی۔۔۔ شروع میں انگریزی سرکار نے بھی مرزا صاحب کو اپنے راج کے خلاف سمجھ کر آپ کی مخالفت کی۔ لیکن یہ پودا بڑھتا گیا۔ مرزا صاحب کی وفات کے وقت (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) آپ کی آواز بھارت سے باہر افغانستان اور عرب وغیرہ ممالک میں پہنچ چکی تھی۔ اپنی زندگی میں مرزا صاحب نے تقریباً چالیس کتابیں لکھیں جن میں بہت ساری کتب اردو میں ہیں اور بیس عربی میں (چالیس کی تعداد سہواً لکھی ہے اصل تعداد اسی کتب سے اوپر ہے) ان کتابوں میں آپ نے اپنے مشن کی سچائی ثابت کرنے کے لئے سینکڑوں دلائل اور معجزات پیش کئے ہیں۔

مرزا صاحب کی وفات کے بعد مئی ۱۹۰۸ء میں مولانا حکیم نورالدین جماعت احمدیہ کے خلیفہ چنے گئے۔ قادیان آنے سے قبل آپ مہاراجہ کشمیر کے شاہی طبیب تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کے وفات پا جانے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے فرزند مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب دوسرے خلیفہ ہوئے۔ آپ کے وقت میں جماعت نے تنظیم اور دنیا میں پھیلاؤ کے لحاظ سے خاص ترقی کی۔

مرزا صاحب کے خاندان کا مختصر حال کتاب "رئیسان پنجاب" میں ملتا ہے۔ ان کا بزرگ تیمور بادشاہ کے چچا حاجی برلاس کی اولاد میں سے تھا۔ مرزا ہادی بیگ بابر بادشاہ کے وقت سمرقند سے پنجاب آیا تھا۔ قادیان کا قصبہ اس نے ہی آباد کیا تھا۔ اس کا پہلا نام اسلام پور قاضیاں رکھا گیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد قادیان کے نام سے ... مغل بادشاہوں کی حکومت کے بعد اس خاندان کے لوگوں کے تعلقات کئی سکھ سرداروں اور حکمرانوں کے ساتھ بہت اچھے رہے۔ مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے دادا مرزا عطا محمد سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کے گہرے دوست تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اور ان کے خاندان نے ایک لمبا عرصہ ان کے پاس بیگووال میں گزارا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں ان کے باپ مرزا غلام مرتضےٰ بیگووال سے قادیان واپس آ گئے۔ مہاراجہ نے آپ کے باپ کو پانچ گاؤں دے دئے اور یہ ان کی فوج میں افسر کے طور پر بھرتی ہو گئے اور دوسرے مسلمان افسروں کے ساتھ مل کر سکھ راج کے آخیر وقت تک بہادری اور وفاداری ۔۔۔ کے ساتھ خدمت کرتے رہے۔

مرزا صاحب علیہ السلام نے اس بات کا پیغام دیا کہ سارے عالم کا خدا ایک ہی ہے اور دنیا کی مختلف قوموں میں مختلف وقتوں میں خدا کے پیارے پیغمبر اوتار اور گورو ظاہر اور مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

مرزا صاحب علیہ السلام نے جہاں پر سارے سنسار کے نبیوں، گوروؤں اور اوتاروں کا احترام کرنے کا پیغام دیا ہے وہاں پر آپ نے سری گورو نانک دیو جی کا بھی احترام اور پیار کرنے کی تعلیم دی ہے آپ نے گورو جی کے بارے میں یہ فرمایا ہے:۔

بود نانک عارف و مرد خدا
رازہائے معرفت را راہ کشا (ست بچن صفحہ ۲)

یا:۔

یقین ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور (ست بچن صفحہ ۵۳)

"سو یہ اصلیت ہے کہ مرزا صاحب نے سارے ہی احمدی مسلمانوں کو گورو نانک جی سے پیار کرنے اور ان کا احترام کرنے کا پیغام دیا۔ اور ساری دنیا میں رہائش پذیر امریکن، افریقن یورپین اور ایشین احمدی مسلمان سری گورو نانک جی کو اپنا پیارا بزرگ سمجھ کر دل سے احترام کرتے ہیں۔"

پرانے اتہاس میں تحریر کردہ عداوت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔

"بھلے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر ان کی نفرت میں جو صرف نفس پرستی کو پورا کرنے کے لئے تھی۔ کوئی حصہ نہ لیں۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ہمیں چاہیئے کہ ان کے کانٹے اپنی راہ میں نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس لئے خراب کریں کہ ہم سے قبل ہماری قوم کے کچھ لوگ ایسا کر چکے ہیں"

(ست بچن صفحہ ۱۰۶)

جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر سال ایک دن "یوم پیشوایان مذاہب" کے نام پر منایا جاتا ہے جب کہ جگہ جگہ جلسے کر کے مختلف مذہبوں کے بانیوں کی پاکیزہ تعلیم اور ان کی پوتر زندگی کے متعلق روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور ان کی یاد تازہ کروائی جاتی ہے۔

۱۹۴۷ء کے انقلاب کے وقت مرزا محمود احمد صاحب کی ہدایت کے مطابق سری گورو گرنتھ صاحب کی کئی پوتر جلدیں سنبھال کر اور بڑے احترام کے ساتھ پاکستان سے بھارت بھجوائی گئی تھیں۔ ایک دفعہ تو پاکستان سے قادیان آنے والا قافلہ اپنے بھارتی سکھ بھائیوں کے لئے ننکانہ صاحب کی دھوڑی اور جل صاحب بھی لایا تھا۔

حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں میں رائج شدہ کچھ غلط عقائد کا بھی سدھار کیا۔ اور ان کو (احمدیت کے مطابق) اسلام کی اصل تعلیم سے واقف کروایا جہاد کے متعلق مسلمان بڑی بھول میں پڑ گئے تھے۔ آپ نے سمجھایا کہ کسی اچھے کام کی سرانجام دہی کے لئے کی گئی کوششوں کو بھی جہاد کہتے ہیں۔ چاہے وہ کوششیں تبادلۂ خیالات اور پرچار کے ذریعہ کی جائیں یا اپنے بچاؤ کے لئے تلوار اٹھا کر۔ تلوار صرف اپنے بچاؤ کے لئے ہی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ مخالف لوگ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا اٹل فیصلہ کر چکے ہوں۔ یونہی خواہ مخواہ جارحانہ طور پر تلوار کا استعمال قطعاً ممنوع ہے۔

حضرت عیسےٰ کے بارہ میں جو غلط فہمیاں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے ازالہ کیا۔

مسلمانوں نے اپنا یہ بھی عقیدہ بنا لیا تھا کہ اب خدا کی طرف سے کسی بھی انسان پر خواہ وہ کتنی بھی عظیم روحانی شخصیت اور نیک کیوں نہ ہو کوئی الکاش بانی یا الہام نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب نے یہ عقیدہ اسلامی تعلیم کے خلاف ثابت کیا اور واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا:۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

جماعت احمدیہ نے اپنے خلیفہ کی رہنمائی کے نیچے ایک مضبوط تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ مرکزی انتظامیہ کمیٹی "صدر انجمن احمدیہ" کہلاتی ہے اس کی نگرانی کے نیچے مختلف ملکوں اور صوبوں میں صوبائی کمیٹیاں ہیں۔ جن کے ماتحت ضلعوں شہروں اور دیہاتوں میں مقامی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ ناظر اعلےٰ کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے کئی نظارتیں ہیں ہر نظارت کا بڑا افسر ناظر کہلاتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہر مقامی جماعت کا ایک صدر ہوتا ہے اور مختلف کاموں کے لئے سیکرٹری ہوتے ہیں۔ ان تمام عہدیداروں کو مقامی کمیٹیاں چنتی ہیں اور عام طور پر یہ بغیر کسی تنخواہ یا اجرت کے آنریری طور پر کام کرتے ہیں ہر جماعت میں ایک پرچار سیکرٹری ہوتا ہے اور سیکرٹری مال۔ اسی طرح مختلف کاموں کے لئے مختلف سیکرٹری۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

احمدی بچوں کیلئے تربیتی پروگرام

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے احمدی بچوں کی بھلائی کے لئے ایک دوسالہ پروگرام پیش کیا گیا ہے جس کے مطابق چار امتحان ہوں گے۔

۱۔ ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال

(۹ مئی ۱۹۶۳ء) (۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء) (۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء) (۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء)

یہ پروگرام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود کے مختلف ارشادات کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ مثلاً

(۱) حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء میں فرمایا: "میں نے پہلے بھی متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی کامیابی کے لئے کبھی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ مکمل نہ ہو تو اس کے نتیجے یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں اور کوششیں اور قربانیاں کی ہیں۔ وہ بھی سب رائیگاں گئیں .... اسی طرح ضروری ہوتا ہے کہ جماعتی تعلیموں کے نیک نتائج کا بھی ایک لمبے عرصہ تک انتظار کیا جائے .... اگر ہم نے اس تسلسل کو قائم نہ رکھا تو یہ ہماری موت کی علامت ہو گی۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس تسلسل کو قائم رکھیں ...... اپنی اولادوں کی مسلسل تربیت کو جاری رکھنا ایک اہم سوال ہے۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۲۹ء)

اسی اہم سوال کو حل کرنے کے لئے حضور نے مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا اور اب اس شعبہ نے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ "دوسالہ پروگرام" پیش کیا ہے جو ایک دفعہ مکمل ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے رائج ہو سکے گا۔ اور اس طرح ہمیں اپنی اولادوں کی مسلسل تربیت کو جاری رکھنے میں مدد دے گا۔

(۲) اسی خطبہ میں پھر حضور فرماتے ہیں: "میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں۔"

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس پروگرام میں اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیم کو زبانی یاد کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ تا اسلامی جذبات اور خیالات بچپن سے ان کے اندر راسخ ہو جائیں۔ کیونکہ عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہی ہوتا ہے۔

(۳) ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں: "گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت۔ ۲۔ سچ کی عادت ۳۔ اور محنت کی عادت۔" (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

اس ارشاد کی تعمیل اس طرح کی گئی ہے کہ ہر امتحان میں نماز اور نماز باترجمہ کو زبانی یاد کرنے کے علاوہ نماز باجماعت کی ادائیگی بھی لازمی قرار دی گئی ہے سچائی و محنت اور اس پر مداومت کی عادت ڈالنے کے لئے صحابہ کے حالات کو کہانیوں کے رنگ میں پیش کیا جائے گا۔ پھر بعض ایسے امور سرانجام دینے ہوں گے جن سے محنت کی عادت پڑ جائے۔ مثلاً پیدل سفر کرنا۔ شجر کاری کسی ایک کھیل میں اچھا کھلاڑی بننا وغیرہ۔

(۴) الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۲۹ء میں حضور کا یہ ارشاد بھی ہے۔ "یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ ..... آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے لہٰذا بچے کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع کرنی چاہیے۔"

دوسالہ پروگرام بناتے وقت حضور کا مندرجہ بالا ارشاد پیش نظر رہا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ علمی ورزشی اور دیگر ایسی باتیں جمع کر دی جائیں جن میں بچے اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے دلچسپی لیں اور اگر والدین و افسران مجالس اس بارہ میں ذرا سی کوشش کر کے بچوں کو اس راہ پر لگا دیں تو وہ اس پروگرام کے ذریعہ سے آوارگی سے یقیناً بچ نکلیں گے۔ اور اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے مفید اور کارآمد وجود بن سکیں گے ملک و ملت کی خدمت کرنے کے قابل بن سکیں گے۔ اور احمدیت کا نام روشن کرنے والے ہوں گے۔

۴۔ بچے اس پروگرام سے کیا سیکھیں گے

(۱) نماز اور اسلام کے بنیادی ارکان (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور دس اہم صحابہ کے حالات و واقعات کے رنگ جو بچوں کو ذہن نشین کروانے آسان ہوں گے۔ (۳) قرآن کریم کی بعض صورتیں زبانی یاد ہوں گی اور ترجمہ قرآن کی ابتداء ہو جائے گی (۴) ادعیۃ القرآن و ادعیۃ الرسول زبانی یاد ہو جائیں گی (۵) مجدد دین اسلام کے حالات معلوم ہوں گے (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور دس اہم صحابہ کے حالات واقعات کے رنگ میں معلوم ہوں گے۔ (۷) جنگ بدر۔ احد۔ فتح مکہ کے حالات کا علم ہو گا (۸) نماز کی باقاعدگی۔ جلسوں میں وقت کی پابندی اور چندہ کی ادائیگی کی عادت ہو جائے گی (۹) خدمت خلق کے کام سرانجام دے گا (۱۰) اپنی جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ صحت کو بہتر بنا سکے گا (۱۱) اپنے کام کو اپنے ہاتھ سے کرے گا۔ کپڑے دھونا پھلدار درخت لگانا۔ بوٹ پالش کرنا۔ کتاب کی جلد کرنا۔ مسجد کی صفائی کرنا۔ بجلی کا فیوز لگانا وغیرہ (۱۲) تقریر و تحریر کے میدان میں آگے آنے کی کوشش کرے گا۔ اور سکول کے کام میں چست ہو جائیگا۔

اسی طرح کے اور بہت کام علمی اور عملی لحاظ سے کرنے ہوں گے۔

بالآخر اگر بچہ ان امتحانات کو اول دوم سوم نمبر پر پاس کرے گا تو بالترتیب ۵۰ روپے، ۳۰ روپے اور بیس روپے بطور انعام بھی حاصل کرے گا۔

مختصر یہ کہ اس پروگرام کے ذریعہ سے بچوں کو مختلف مشاغل میں دلچسپی لینے کے لئے تیار کیا جائیگا تا کہ وہ بڑے ہو کر دین و دنیا کے مرد میدان بنیں اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کے آنے والے عظیم الشان غلبہ میں وہ بھی حصہ لے سکیں۔

ایک اہم گُر:۔

اس پروگرام کی کامیابی کا ایک گر ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں یوں ہے

"اگر ماں باپ بھی کہیں استاد بھی کہیں اور دوسرے لوگ بھی کہتے رہیں تو بات ضرور دل میں راسخ ہو جائے گی۔"

پس والدین۔ استاد اور افسران جماعت و مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طریق کو استعمال کریں اور سب احمدی بچوں کو اس پروگرام کے ماتحت امتحانوں میں شامل کرائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "الدال علی الخیر کفاعلہ" (کہ نیکی کی طرف ترغیب دینے والے کو بھی نیکی کرنے والے جیسا ثواب مل جاتا ہے) کے مطابق ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

نوٹ:۔ ان امتحانات کا کورس اور جوابات بچوں کے رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں ہر ماہ شائع ہو رہے ہیں۔ دوست اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(مہتمم اطفال)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید ایک طویل بیماری کے بعد بعمر ۵۹ سال کل مورخہ ۶/۵/۶۳ بوقت صبح وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے تین فرزند اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ موصیہ تھیں اور پابند صوم صلوٰۃ تھیں۔ احمدیت سے والہانہ اخلاص تھا۔ اسی اخلاص کی بناء پر اپنے بڑے بیٹے کو میٹرک کروانے کے بعد سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

مرحومہ کا جنازہ اسی روز بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھایا۔ اور میت کو کندھا دیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید بہشتی مقبرہ تک کندھا دیتے گئے اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود کفیل ہو۔ اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (خاکسار رشید احمد اسلم محلہ دارالیمن ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن امۃ الکریم پانچ چھ روز سے ملیریا بخار کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار محمد الیاس بقاپوری عفی عنہ)

۲۔ مکرم فقیر محمد صاحب سٹور کیپر سول ہسپتال گلگت ایجنسی کا اپریشن کامیاب رہا ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے۔ آپ جماعت احمدیہ گلگت ایجنسی کے سیکرٹری مال بھی ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں

(خواجہ ثناء اللہ صدر بازار گلگت ایجنسی)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۹/۴/۶۳ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے مبشر الدین نام رکھا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک باعمر اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار سعد الدین مولوی فاضل سابق مبلغ ایران۔ احمد نگر)

جماعت احمدیہ ۔ (بقیہ ص اول)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۶ حصہ سے لے کر ۱/۳ حصہ تک اپنی خوشی سے چندہ دیوے۔ یہ تمام چندے صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی خزانہ میں جمع ہوتے ہیں اور خرچ کا باقاعدہ بجٹ تیار ہو کر اس کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کو صلاح مشورہ دینے والی ایک "مجلس مشاورت" بنی ہوتی ہے جس میں ہر جماعت کے منتخب کئے ہوئے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

جماعت کی روحانی تعلیمی اور اخلاقی نگرانی اور ترقی کے لئے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پندرہ سال تک کے بچوں کو "اطفال الاحمدیہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوان "خدام الاحمدیہ" کی مجلس کے ممبر بنتے ہیں۔ چالیس سے اوپر کی عمر کے بزرگ "انصار اللہ" کہلاتے ہیں۔ عورتوں کی تنظیم کو "لجنہ اماء اللہ" کہتے ہیں۔ احمدی عورتیں اسی ۸۰ فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔ اور قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اسی تنظیم نے لاکھوں روپے جمع کر کے غیر ممالک میں کئی شاندار مساجد تعمیر کی ہیں۔

احمدیہ جماعت نے قرآن شریف کی تعلیم کو گھر گھر پہنچانے کے لئے دنیا کی مختلف زبانوں میں بہت ہی آسان اور دل کو بھلنے والے ترجمے کئے ہیں۔ اور بھی کئی ایک زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ملکوں میں ۳۶[1] مساجد تعمیر کرائی ہیں۔

بھارت اور پاکستان کے علاوہ غیر ممالک میں تین سو کے قریب جماعتیں ہیں۔ ان میں کئی جماعتوں کی تعداد یعنی مردم شماری ہزاروں تک پہونچی ہوئی ہے۔ ہر ایک جماعت کا اپنا مقامی امیر ہے۔ جو تین سالوں کے بعد چنا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے بچوں کی مذہبی اور دوسری تعلیم کے لئے مختلف ملکوں میں ۶۸ سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ ان میں دوسرے مذہبوں کے بچوں کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔

مختلف ملکوں میں ایک سو کے قریب باقاعدہ مشن ہیں۔ جہاں پر کئی پرچارک ہیں۔ یہ پرچارک جماعت احمدیہ کے مرکز میں تیار کئے جاتے ہیں جہاں پر چودہ پندرہ سال تعلیم دینے کے بعد پرچارک بنا کر غیر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ بہت سارے اپنا سارا جیون دھارمک خدمت کے لئے پیش کر کے تبلیغ کی غرض سے باہر جاتے ہیں۔ ٹریننگ کے وقت یہ کوشش کی جاتی ہے کہ پرچارکوں کو غیر ممالک کے لوگوں کی خصوصیات۔ تہذیب تمدن اور مذہبی عقائد سے اچھی طرح واقفیت بہم پہنچا کر ان کو باہر بھیجا جائے تا کہ ان کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

قادیان (پنجاب) جماعت احمدیہ کا اصل مرکز ہے۔ یہیں پر (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے جنم لیا۔ اور یہیں پر آپ "بہشتی مقبرہ" کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ کے پہلے خلیفہ حکیم نور الدین صاحب رض کی قبر بھی آپ کی قبر کے ساتھ یہیں پر ہے۔ اور آپ کے بہت سارے خاص ساتھی بھی یہیں دفن ہیں۔ دیش کی تقسیم کے بعد سے جماعت کے امام پاکستان میں ربوہ (ضلع جھنگ) کی ایک نئی بستی میں رہتے ہیں۔ آپ کا ایک صاحبزادہ مرزا وسیم احمد قادیان میں رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے پرچار کے تعلق میں بہت سارا ادب پنجابی زبان اور گورمکھی الفاظ میں شائع کیا۔ اور اردو رسم الخط میں بھی جس کے بارہ میں واقفیت صدر انجمن احمدیہ قادیان (پنجاب ہندوستان) سے حاصل کی جا سکتی ہے ÷

[1] دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد کی تعداد اڑہائی سو کے قریب ہے ÷

• لاہور ۱۰ مئی۔ قومی اسمبلی کے قائمقام سپیکر چوہدری محمد افضل چیمہ نے کل یہاں مغربی پاکستان کی زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے ہیڈ کوارٹرز کا معائنہ کیا۔ کارپوریشن کے چیئرمین میجر جنرل حق نواز نے انہیں کپاس اور گندم کے ان اعلیٰ درجہ کے بیجوں کے نمونے بھی دکھلائے جو کارپوریشن کا عملہ آئندہ فصل خریف کے دوران میں کاشتکاروں میں تقسیم کرے گا۔

• کراچی ۹ مئی۔ پاکستان کے صنعتی ترقیاتی بنک نے گزشتہ دو برس کے دوران میں مزدوری صنعتوں کو ۲۹ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے قرضے دیئے ہیں۔ یہ رقم غیر ملکی کرنسی کے ان قرضوں کے علاوہ ہے جن کی مالیت ۲۰ کروڑ ۷ لاکھ روپے ہے۔

• بون ۹ مئی۔ کل یہاں اعلان کیا گیا کہ روس نے مغربی جرمنی کی متعدد فرموں سے معاوضہ طلب کیا ہے۔ ان فرموں نے روس کو فولادی پائپ مہیا کرنے کے ٹھیکے لئے تھے۔ لیکن حکومت مغربی جرمنی کی جانب سے اس سودے پر پابندی عائد ہونے کے بعد معاہدوں پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔

اہم اور ضروری خبریں

• نئی دہلی ۹ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے نئی دہلی کے "باخبر حلقوں" کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں کوئی مصالحت کنندہ مقرر کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ تجویز پہلے بھی بھارت کو پیش کی گئی تھی لیکن اس نے مسترد کر دی تھی مگر اب مذاکرات کے پانچ دور ناکام ہو جانے کے بعد اس نے اپنے موقف میں تبدیلی کر لی ہے۔ خیال غالب ہے کہ مصالحت کنندہ کوئی امریکی ہو گا۔ اس سلسلہ میں کئی امریکیوں کا نام لیا جا رہا ہے۔

• ڈھاکہ ۹ مئی۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان میں مسئلہ کشمیر پر براہ راست مذاکرات کے موقع پر وزیر اعظم پنڈت نہرو کا حالیہ بیان نہایت افسوسناک ہے۔ وزیر خارجہ کل صبح کراچی سے یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ پنڈت نہرو نے نہ صرف مسئلہ کشمیر کے ایک باعزت اور منصفانہ تصفیہ کے دروازے بند کر دیئے ہیں بلکہ تصفیہ کے تمام امکانات بھی ختم کر دیئے ہیں آپ نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت تصفیہ کشمیر کے بارے میں پر خلوص نہیں ہے۔ وزیر خارجہ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کشمیری باشندوں کو حق خود اختیاری دیا جائے دیا جائے۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اور برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز سے میری ملاقات کے دوران مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلے میں کئی تجاویز پیش کی گئی تھیں لیکن میں نے سب مسترد کر دی تھیں۔

• اقوام متحدہ (نیویارک) ۹ مئی۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے متفقہ طور پر سفارش کی ہے کہ کویت کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔ تاہم عراق مندوب عدنان پچاچی نے جسے بحث میں حصہ لینے کی خاص طور پر اجازت دی گئی تھی اپنی تقریر میں کہا میرا ملک کسی ایسے فیصلے کو منظور نہیں کرے گا جو ان "تاریخی رشتوں" کے منافی ہو جن میں عراق اور کویت بندھے ہوئے ہیں۔ عراقی مندوب نے اس امر پر بھی اظہار افسوس کیا کہ حفاظتی کونسل نے عراق کے احتجاج کے باوجود کویت کے مطالبہ کے سلسلہ میں سفارش کرنے میں عجلت کا مظاہرہ کیا ہے۔

• ڈھاکہ ۹ مئی۔ صدر ایوب نے دانشوروں اور عوام کے درمیان خلیج ختم کرنے پر زور دیا ہے آپ نے کہا ہے کہ اگر تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام الناس کے درمیان یہ خلیج وسیع ہو گئی تو ایک ایسی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی جو ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن جائے گی۔

صدر ایوب کل یہاں ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے جس کا اہتمام اسلامی اکیڈیمی ڈھاکہ نے ان کے اعزاز میں کیا تھا۔ صدر ایوب نے معاشرہ میں نئی روح پھونکنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہمیں عوام کو غور و فکر اور تحقیق و تجسس سے کام لینے کا حق دینا چاہیئے۔

• ڈھاکہ ۹ مئی۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر ابوالقاسم نے کل یہاں بتایا کہ ضلع رنگپور میں حالیہ طوفان سے چھ افراد ہلاک اور تقریباً ایک سو زخمی ہوئے۔ ان میں سے دو افراد کا ہسپتال میں دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔ ع م

احمدی جماعتوں کی احتجاجی قراردادیں

(بقیہ صفحہ اول)

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جس کی رو سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دیا گیا ہے موجودہ دور میں جبکہ پاکستان میں بعض معزز مسلم گھرانوں میں عیسائیت داخل ہو چکی ہے حکومت کا یہ اقدام صرف عدم تدبر پر مبنی ہے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ شہریوں کے اس حق کو تسلیم کرے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام میں پختہ کریں اور عیسائیوں کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ کوئی ایسا حکم جس کا بین نتیجہ مسلمانوں کو اسلام کی فضیلت کے دلائل سے بے خبر رکھنا اور عیسائیوں کو اپنے عقائد کی فرسودہ حیثیت سے رجوع کرنے سے روکنا ہو پاکستان کے کسی شہری کے نزدیک مستحسن فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ضبط شدہ تحریر کا ایک لفظ بھی قانون کی زد میں نہیں آتا اور حکومت کا حکم صریحاً مداخلت فی الدین اور مسلمانوں کے لئے علی العموم اور جماعت احمدیہ کے لئے بالخصوص قطعی طور پر ناقابل برداشت ہے۔ حکومت سے پُرزور استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی منسوخی کے احکام بلا توقف جاری کر کے اس اضطراب کی لہر کو روک دے جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور

۵ مئی ۱۹۶۳ء بعد نماز عید ممبران جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی حکومت کی طرف سے ضبطی کی خبر پر نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا اور حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کو نہایت غیر منصفانہ قرار دیا گیا۔

یہ کتاب آج سے پینسٹھ برس پیشتر ۱۸۹۷ء میں انگریزی عہد حکومت میں شائع ہوئی تھی اور اس عرصہ میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر منظر عام پر آئے مگر عیسائی حکومت نے ۱۸۹۷ء تا ۱۹۴۷ء یعنی پچاس سالہ عہد حکومت میں اس رسالہ کو دل آزاری اور منافرت پھیلانے کا باعث نہیں سمجھا۔ یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے سراج الدین عیسائی (جو کہ اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی ہوا) کے اسلام کے خلاف چار سوالوں کے جواب بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تحریر فرمائی تھی۔ جس میں قرآن کریم کی رو سے عیسائیت پر اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے۔ اور اناجیل کی رو سے عیسائی مذہب کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ حضور کی ایسی ہی تصنیفات کا نتیجہ تھا کہ اس زمانہ میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار اسلام کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکی۔

آج جبکہ قیام پاکستان کے بعد عیسائی مشنریوں کے حملوں سے مسلمانوں کا ذی شعور طبقہ سخت پریشان ہے ایسے وقت میں اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ جس میں عیسائیت پر اسلامی تعلیم کی فوقیت اور برتری کو ثابت کیا گیا ہو اور عیسائی مذہب کی خامیاں واضح کی گئی ہوں چہ جائیکہ ایسے لٹریچر کو جبری طور پر بند کیا جائے اور اسلام کے درد رکھنے والے دلوں کو مجروح کیا جائے۔

ہم نہایت ادب سے حکومت مغربی پاکستان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر اسلام سے درد رکھنے والے مسلمانوں کی دلجوئی فرماوے۔

(امیر جماعت احمدیہ پشاور)

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اس بات پر گہری تشویش ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" ضبط کر لی ہے۔ جملہ ممبران اس بات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ حکومت خود اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اس ناواجب پابندی کو دور کرے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

انجمن احمدیہ دارالرحمت وسطی

ہم اہالیان حلقہ دارالرحمت وسطی ربوہ نہایت ادب کے ساتھ حکومت پر واضح کرتے ہیں کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" نامی رسالہ کی ضبطی کے حکم نے ہمارے احساسات کو بری طرح مجروح کیا ہے لہٰذا ہم انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً منسوخ فرمایا جائے۔

حلقہ دارالرحمت وسطی ربوہ

ابوالقاسم قائمقام سپیکر ہوں گے

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر ابوالقاسم نے کل قائمقام سپیکر کی حیثیت سے چوہدری محمد افضل چیمہ سے چارج لے لیا۔ مسٹر چیمہ صدر ایوب کی عدم موجودگی میں قائمقام صدر مملکت کی حیثیت سے کام کریں گے۔

"ہمیں وادی کشمیر کی تقسیم یا مشترک کنٹرول کی کوئی تجویز منظور نہیں"

وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کا اعلان

ڈھاکہ ۱۰ مئی۔ وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کل یہاں اعلان کیا کہ پاکستان وادی کشمیر کی تقسیم یا اس پر پاکستان اور بھارت کے مشترکہ کنٹرول کے خلاف ہے آپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کے کسی بھی ایسے حل یا تجویز پر غور کرنے کو تیار ہے جو حق خود اختیاری کے بین الاقوامی مسلمہ اصولوں کے مطابق ہو۔ وزیر خارجہ نے یہ بات ایک بیان میں کہی جو انہوں نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے گذشتہ سات مئی کو بھارتی پارلیمان میں بیان کے جواب میں دیا ——— مسٹر بھٹو نے اپنے بیان میں کہا

"حکومت پاکستان بھارت سے تعاون کے رشتے قائم کرنا اور انہیں برقرار رکھنا چاہتی ہے انہی حالات کے تحت دنیا کے اس حصہ میں امن اور استحکام کی ضمانت دی جا سکتی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو اپنے طرز عمل میں تبدیلی پر آمادہ نہیں ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم کا مسئلہ کشمیر پر بھارتی پارلیمان میں بیان ہمارے ان حقیقت خدشات کی تصدیق کرتا ہے کہ بھارت ہمارے ساتھ کوئی باعزت اور منصفانہ تصفیہ کرنے کی دلی خواہش نہیں رکھتا"۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں کچھ تجاویز کا حوالہ دیا تھا جو دوست ملکوں نے وادی کی تقسیم یا وادی پر پاکستان اور بھارت کے مشترکہ کنٹرول کے بارے میں دیں۔ میں واضح اور واشگاف الفاظ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس قسم کی کسی تجویز کے خلاف ہیں۔ بہرحال ہم مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے کسی بھی ایسی تجویز یا حل پر غور کرنے کو تیار ہیں جو حق خود اختیاری کے بین الاقوامی مسلمہ اصولوں کے مطابق ہو۔

صدر ایوب کھٹمنڈو پہنچ گئے

کھٹمنڈو ۱۰ مئی۔ صدر ایوب جب نیپال کے چار روزہ دورہ پر کل یہاں پہنچے تو ان کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ صدر ایوب طیارہ سے باہر نکلے تو شاہ مہندرا نے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا اور ہاتھ ملایا شاہ مہندرا نے صدر کو ہار پہنائے اور وزیر اعظم ڈاکٹر تلسی گیری سے تعارف کرایا۔ صدر نے جونہی نیپال کی سرزمین پر قدم رکھا اکیس گولوں سے انہیں سلامی دی گئی ایک فوجی دستہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

صدر ایوب نے شاہ مہندرا کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں نیپال کے شاہ اور عوام کے لئے پاکستان کے ساڑھے نو کروڑ باشندوں کی جانب سے خیر سگالی کے جذبات لے کر آیا ہوں۔ آپ نے کہا نیپال اور پاکستان ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں وہ مشترکہ ورثہ کے مالک ہیں ان کی امیدیں، خواہشات اور ذمہ داریاں بھی مشترک ہیں۔

ریلوے کے رننگ سٹاف کے نئے سکیل

لاہور ۱۰ مئی۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے رننگ سٹاف کی تنخواہوں کے نئے نظر ثانی شدہ بالمقطع سکیلوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق لوکو ڈرائیور کی کم از کم تنخواہ ۱۵۰ روپے ماہوار ہو گی۔ فائرمین کو کم از کم ۱۱۰ روپے شنٹر کو ۱۳۰ روپے گارڈ کو ۱۳۰ روپے اور ٹریولنگ سپیشل ٹکٹ ایگزامینر کو ۱۲۵ روپے بنیادی تنخواہ ملے گی۔

حلب میں بغاوت کی کوشش ناکام بنا دی گئی

دمشق ۱۰ مئی۔ شام کے وزیر خارجہ نے دمشق میں اعلان کیا کہ حلب میں بغاوت کی ایک کوشش ناکام بنا دی گئی ہے انہوں نے بتایا کہ حلب میں بلوے ہوئے جن میں پولیس کا ایک جوان ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے مظاہرین نے پولیس پر بندوقوں سے فائرنگ کی، سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے وزیر داخلہ نے بتایا کہ بغاوت کے سلسلہ میں جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان پر حفاظتی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

مسٹر چیمہ قائمقام صدر بن گئے

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ قومی اسمبلی کے سینئر ڈپٹی سپیکر مسٹر افضل چیمہ نے صدر ایوب کے نیپال روانہ ہونے پر قائمقام صدر کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۵ مئی کو طلب کر لیا گیا

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ قائمقام صدر چوہدری محمد افضل چیمہ نے قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۵ مئی کو صبح دس بجے طلب کر لیا ہے۔ انہوں نے یہ حکم دستور کی دفعہ ۲۲ کے تحت دیا ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ابن مہرالدین صاحب ٹیلر ماسٹر محلہ دارالرحمت غربی مورخہ ۹ مئی ۶۳ء بوقت سوا چار بجے شام ایک لمبی بیماری کے بعد بعمر ۲۵ سال اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک۔ خاموش طبع اور ملنسار نوجوان تھے مرحوم نے اپنی یاد میں ایک بیوہ اور دو معصوم بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے نیز پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور ان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رشید احمد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴